ہر امر میں خدا کو مقدم رکھو

دین کی جڑ اس میں ہے کہ ہر امر میں خدا تعالیٰ کو مقدم رکھو‘ دراصل ہم تو خدا کے ہیں اور خدا ہمارا ہے اور کسی سے ہم کو کیا غرض ہے۔ ایک نہیں کروڑ اولاد مر جائے پر خدا راضی رہے تو کوئی غم کی بات نہیں‘ اگر اولاد زندہ بھی رہے تو بغیر خدا کے فضل کے وہ بھی موجب ابتلاء ہو جاتی ہے۔ بعض آدمی اولاد کی وجہ سے جیل خانوں میں جاتے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون ۴۴۹۰ ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۸۷ | منگل ۷ ذیقعدہ ۔ ۱۴۱۴ھ ‘ ۱۹۔ شہادت ۱۳۷۳ ہش ‘ ۱۹۔ اپریل ۱۹۹۴ء

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دعاؤں کی قبولیت کا فیض ان لوگوں کو ملتا ہے‘ جو متقی ہوتے ہیں۔ اب میں بتاؤں گا کہ متقی کون ہوتے ہیں‘ مگر ابھی میں ایک اور شبہ کا ازالہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ بعض لوگ جو متقی ہوتے ہیں۔ بظاہر ان کی بعض دعائیں ان کے حسب منشاء پوری نہیں ہوتی ہیں‘ یہ کیوں ہوتا ہے؟ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ان لوگوں کی کوئی بھی دعا در حقیقت ضائع نہیں کی جاتی‘ لیکن چونکہ انسان عالم الغیب نہیں ہے اور وہ نہیں جانتا کہ اس دعا کے نتائج اس کے حق میں کیا اثر پیدا کرنے والے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کمال شفقت اور مہربانی سے اس دعا کو اپنے بندہ کے لئے اس صورت میں منتقل کر دیتا ہے‘ جو اس کے واسطے مفید اور نتیجہ خیز ہوتی ہے۔ جیسے ایک نادان بچہ سانپ کو ایک خوبصورت اور نرم شے سمجھ کر پکڑنے کی جرات کرے یا آگ کو روشن دیکھ کر اپنی ماں سے مانگ بیٹھے‘ تو کیا یہ ممکن ہے کہ وہ ماں خواہ وہ کیسی ہی نادان سے نادان بھی کیوں نہ ہو۔ کبھی پسند کرے گی کہ اس کا بچہ سانپ کو پکڑے یا اپنی خواہش کے موافق آگ کا ایک روشن کوئلہ اس کے ہاتھ پر رکھ دے؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ وہ جانتی ہے کہ یہ اس کی زندگی کو گزند پہنچائے گا۔

(ملفوظات جلد اول ص ۲۷۸۔

درخواست دعا

○ عزیزہ طاہرہ شمیم طالبہ جامعہ نصرت ربوہ بنت مکرم محمد اسلم ناصر صاحب‘ ناصر آباد ربوہ آدھے سر اور آنکھ میں شدید تکلیف کی وجہ سے ۹۴-۳-۷ سے فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ ۹۴-۳-۲۳ کو اپریشن بھی ہوا مگر ابھی تک تکلیف بدستور جاری ہے۔ اور اب علاج کے لئے اسے الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں لے جایا جا رہا ہے۔

○ مکرم فضیل احمد عیاض صاحب ایڈیٹر ماہنامہ تشحیذ الاذہان مسلسل بخار آنے کی وجہ سے علیل ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں احباب سے ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ عزیز نعمان احمد واقف نو حلقہ گلشن راوی لاہور عرصہ دو سال سے بلڈ کینسر سے شدید بیمار ہے۔ اسی طرح اسی حلقہ کے دو واقفین نو بچے عزیز ذبیح احمد اور عزیز راحیل احمد ذہنی اور جسمانی لحاظ سے کمزور ہیں اور اپنے ہم عمر بچوں سے پیچھے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو شفا عطا فرمائے

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد صادق ندیم صاحب‘ ندیم بکڈپو کی والدہ محترمہ سردار بانو صاحبہ اہلیہ مہر مہدی خانصاحب آف گمھال ضلع جہلم حال ربوہ مورخہ ۹۴-۴-۱۰ کو ۸۰ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ ان کی نماز جنازہ ۹۴-۴-۱۱ کو البیت المہدی گولبازار میں مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے پڑھائی۔ آپ موصیہ تھیں تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ مکرم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب ناظم وقف جدید نے دعا کرائی۔

موصوفہ اپنے خاندان میں اکیلی احمدی تھیں۔ ۱۹۳۵ء میں اپنے خاوند کے احمدی ہونے پر بشاشت سے احمدیت قبول کی۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

اگر تم بامراد ہونا چاہتے ہو تو اپنی زندگی مفید بناؤ

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ہماری تاریخ کی کتابوں میں ایک تاریخی واقعہ لکھا ہے کہ ایک دفعہ ایک عباسی بادشاہ نے کہا اب طب ترقی کر رہی ہے تو کسی نے کہا طب ترقی کیسے کر سکتی ہے جب تک دوائیں بیچنے والوں میں دیانت پیدا نہ ہو چاہے کوئی نسخہ لکھو اس سے کیا فائدہ ہو گا۔ بادشاہ نے کہا۔ بغداد میں دوا فروشوں کی پانچ چھ سو دکانیں ہیں۔ تم تجربہ کر لو۔ اس پر انہوں نے کسی دوائی کا مصنوعی نام رکھ لیا اور کہا یہ دوا منگوا دو۔ وہ دوا آنی شروع ہوئی کسی دوا فروش نے ملٹھی بھیج دی اور کہدیا۔ یہی وہ دوا ہے۔ کسی نے عناب بھیج دئے اور کہہ دیا یہی وہ دوا ہے۔ غرض سب دوکانداروں نے یہی طریق اختیار کیا۔ صرف ایک دوکاندار ایسا نکلا۔ جس نے کہا کہ میرے پاس یہ دوا نہیں۔ میں نے یہ نام نہیں سنا۔ بادشاہ نے دریافت کیا کہ کس دوکاندار نے سچ بولا ہے۔ تو طبیبوں نے کہا سب جھوٹ بولتے ہیں۔ سچا وہی ہے جو کہتا ہے کہ میں نے یہ نام پہلے نہیں سنا۔ کیونکہ ہم نے مصنوعی نام رکھ کر یہ تجربہ کیا تھا۔ اسی تجربہ کی وجہ سے مسلمان بادشاہوں نے دوا سازی کا بھی امتحان رکھا تھا (پاکستان میں بھی اب یہ کوشش ہو رہی ہے) دوائیوں کی پہچان کے لئے سکول بنائے گئے تھے۔ اور جو شخص وہ مخصوص امتحان پاس کر لیتا تھا اسی کو دوائی بیچنے کی اجازت دی جاتی تھی۔

اسی طرح تم کوئی نام رکھ لو۔ تم مٹی کا نام سونا رکھ لو۔ تو مٹی سونا نہیں بنے گی۔ تم دنیاداری کا نام مذہب رکھ لیتے ہو۔ تو تمہیں مذہب کوئی فائدہ نہیں دے گا۔

باقی صفحہ ۷ پر

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۱۹ - شہادت ۱۳۷۳ھش ۱۹ - اپریل ۱۹۹۴ء

دل اور دماغ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ جو لوگ دنیوی معاملات اور تجارت کے کاروبار میں مصروف ہیں وہ سب کے سب دماغ سے کام لیتے ہیں ان کی دماغی قوتیں پورے طور پر نشو ونما پائی ہوئی ہوتی ہیں اور ہر روز نئی نئی باتیں اپنے کاروبار کے متعلق ایجاد کرتے ہیں۔ یورپ اور نئی دنیا کو دیکھو کہ یہ لوگ کس قدر دماغی قوتوں سے کام لیتے ہیں۔ اور کس قدر آئے دن نئی ایجادیں کرتے ہیں۔ قلب کا کام جب ہوتا ہے جب انسان خدا کا بنتا ہے اس وقت اندر کی ساری طاقتیں اور ریاستیں معدوم ہو کر قلب کی سلطنت ایک اقتدار اور قوت حاصل کرتی ہے۔ تب انسان کامل انسان کہلاتا ہے یہ وہی وقت ہوتا ہے جبکہ (میں نے اس میں اپنی روح پھونکی) کا مصداق ہوتا ہے اور ملا ئکۃ تک اسے سجدہ کرتے ہیں اس وقت وہ ایک نیا انسان ہوتا ہے اس کی روح پوری لذت اور سرور سے سرشار ہوتی ہے۔

حضرت صاحب بانی کے اس ارشاد کو پیش نظر رکھا جائے تو اس بات کا سمجھنا کچھ بھی مشکل نہیں کہ دنیوی کام جس میں انسان ہمہ وقت مصروف رہتا ہے ان کا تعلق زیادہ تر دماغ سے ہے۔ اخلاقیات اور روحانیت کے لئے انسان کو اپنے دل سے کام لینا پڑتا ہے۔ اسی لئے حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں کہ دل کا کام جب ہوتا ہے جب انسان خدا کا بنتا ہے ہماری اخلاقیات اور ہماری روحانیت کا صحیح طور پر تعلق خداتعالیٰ کی ذات سے ہے۔

پس ہمیں اپنے دنیوی کاموں میں مصروف رہنے کے باوجود اپنی اخلاقیات اور اپنی روحانیات کو سنوارنے کے لئے اور اس کے بلند سے بلند تر مقام پر پہنچنے کے لئے اپنے دل سے کام لینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشادات اور اس کی ہدایات کو اپنے دل پر وارد کرکے اپنے دل کو یہ موقعہ دینا چاہئے کہ وہ ہماری رہنمائی کرے اور اس رہنمائی میں عجز اور انکسار شامل ہونا چاہئے۔

منہگا پڑے گا ظلم کا برتاؤ میرے ساتھ
سوچو کہ جب کرو گے ادا قرض کی رقم
ممکن ہے بھاؤ باتیں کرے آسمان سے
اور جسم و جان سے بھی نہ تم کر سکو بہم

ابوالاقبال

ایم ٹی اے بطور خاص رحمت رحمان ہے
ایم ٹی اے خدا کے فضل و رحم کا نشان ہے

ایم ٹی اے سے حوصلہ ہے ولولہ ہے آن ہے
اور اس کا مطمح نظر خدا کی عزّو شان ہے

بلند سے بلند تر عظیم سے عظیم تر
قریب سے قریب تر خدائے مہربان ہے

ہے گونج شش جہات میں صدائے حق شناس کی
اب احمدی جیالوں کی زد میں آسمان ہے

ایم ٹی اے کی ہم سے 'اپنی ایم ٹی اے سے شان ہے
ایم ٹی اے جماعت کا حقیقی ترجمان ہے

ایم ٹی اے بطور خاص رحمت رحمان ہے
ایم ٹی اے خدا کے فضل و رحم کا نشان ہے

امتہ الباری ناصر

دعوتِ خنجر و سناں ہے آج
اک مرے دل کا امتحاں ہے آج
آنے والا ہے کوئی تیغ بکف
سر مرے دوش پر گراں ہے آج

عشق الفاظ کا محتاج نہیں
عاشقی رُخ سے عیاں ہوتی ہے
عشق کا ربط ہے خاموشی سے
اور ہوس چرب زباں ہوتی ہے

ڈاکٹر محمود الحسن

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

پس علم سے حمد ضرور بڑھتی ہے‘ اس میں کوئی شک نہیں لیکن علم کے بغیر بھی عرفان نصیب ہو سکتا ہے اگر انسان خداتعالیٰ کی جستجو کرے اور اس کے حسن کی تلاش کرے تو کوئی ایک جگہ‘ ایک مقام بھی ایسا نہیں جہاں سے جستجو کرنے والا خداتعالیٰ کا حسن نہ دیکھ سکے۔ اور وہی حسن ہے جو دراصل حمد میں تبدیل ہوتا ہے جس کے بعد انسان بے اختیار کہتا ہے (ہر قسم کی تعریف کا اللہ ہی مستحق ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے) پھر روز مرہ کے انسان کے تجارب ہیں‘ خوشیاں ہیں‘ غم ہیں‘ خوف ہیں ان کے نتیجے میں روزانہ نماز کے یہ سات لفظ جو میں نے بیان کئے ہیں یہ نئے نئے مضامین سے بھرے جاسکتے ہیں۔ ایک شخص کا ایک بچہ فوت ہو جاتا ہے‘ اس کو اور کوئی صدمہ پہنچتا ہے‘ اب بعض لوگ کہتے ہیں کہ اب ہم کس طرح سچے دل سے حمد کریں۔ یہ کہنے والے صرف اس لئے کہتے ہیں کہ ان کے دماغ میں حمد اور شکر ایک ہی مضمون کے دو نام بن چکے ہوتے ہیں اور اکثر لوگ حمد صرف شکر کے معنوں میں کہتے ہیں‘ ان کو پتہ نہیں ہوتا کہ حمد ہے کیا؟ تو کہتے ہیں کہ اب تو ہمارا نقصان ہو گیا۔ اب تو ہم صدمے کی حالت میں ہیں یا خوف کی حالت میں ہیں‘ ہم کیسے حمد کہیں لیکن وہی وقت حمد کہنے کا ہوتا ہے کیونکہ ایک محمود چیز ان کے ہاتھوں سے چلی گئی ہوتی ہے۔ ایک ایسی چیز ان کی روح سے کھوئی جاتی ہے جس کے ساتھ ان کی کوئی حمد وابستہ ہے اور وہ وقت ہوتا ہے یہ یاد کرنے کا کہ (ہر قسم کی تعریف کا اللہ ہی مستحق ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے) حمد تو اصل میں خدا کی ہے۔ خدا نے یہ حمد اس کو تھوڑی سی بخشی تھی عارضی طور پر تو وہ قابل ستائش تھا لیکن جس نے حمد عطا کی تھی وہ میرا ہے اور وہ ہمیشہ میرے ساتھ رہنے والا ہے۔ وہ کبھی مجھے چھوڑنے والا نہیں۔ پس نقصان سے کچھ صدمہ تو ضرور ہوتا ہے لیکن اگر اس صدمے کو انسان عارضی سمجھ لے یعنی حقیقت میں عرفان کی رو سے تو وہ صدمہ عارضی بن جاتا ہے اور اگر اس کی حمد ہمیشہ کے لئے اس سے وابستہ ہو چکی ہو اور خدا کے علاوہ ایک باطل بت کے طور پر ایک شخص سے پیار کرنے لگے تو اس کا نقصان بھی ہمیشہ رہے گا اور اس سے پتہ چلے گا کہ اس نے خدا کے علاوہ کسی اور شخص سے دائمی حمد منسوب کر دی تھی۔

پس دیکھیں ایسے صدمے کے بعد اس کی پہلی نماز کی پہلی رکعت بے اختیار اس کی توجہ اس طرف مبذول کرا دیتی ہے کہ (ہر قسم کی تعریف کا اللہ ہی مستحق ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے) روز تمہیں یہ سبق دیا گیا۔ روز تم نے غور سے پڑھا۔ جانتے ہو اچھا بھلا کہ خدا کے سوا کوئی حمد نہیں تو اگر یہ چیز ضائع ہوئی تو خدا نے حمد عطا کی تھی۔ اس لئے اگر کوئی حمد عطا کرنے والا اپنی چیز واپس لیتا ہے تو واپس دیتے وقت بھی تو شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ شکوے کا وقت تو نہیں ہوا کرتا۔ آپ نے کسی کو کوئی چیز استعمال کے لئے دی ہو اور جب آپ واپس لیں تو وہ آگے سے گالیاں دینے لگ جائے کہ یہ چیز ابھی تم نے دی تھی‘ اب واپس لے کے جا رہے ہو تو آپ کا اس کے متعلق کیا تاثر ہو گا۔ لیکن اگر وہ شریف النفس ہے تو واپس دیتے وقت شکریہ ادا کرے گا لیکن یہ شکریہ تبھی ادا ہو سکتا ہے اگر (جزاء سزا کے وقت کے مالک) پر نظر ہو۔ جس کو انسان مالک کل سمجھتا ہے اسی کا شکریہ ادا کیا کرتا ہے اور اس کے واپس لینے پر کوئی ناراضگی پیدا نہیں ہو سکتی۔ جتنی دیر اس نے موقع دیا غنیمت ہے‘ اس کا احسان ہے تو (جزاء سزا کے وقت مالک) نے اس حمد کا خداتعالیٰ کی صفات کے ساتھ تعلق خوب کھول کر بیان کر دیا اور یہ مطلع کر دیا کہ اگر خدا کو (جزاء سزا کا مالک) سمجھو گے تو اس کے ساتھ وابستہ ہر حمد ہمیشہ حمد ہی کی حالت میں دکھائی دے گی۔ اگر اس کو مالک یوم الدین نہیں سمجھو گے تو بعض موقعوں پر حمد کے اہل نہیں رہو گے۔ جب کسی پہلو سے تمہیں ابتلاء پیش آئے گا کوئی چیز تم سے واپس لی جائے گی تو تم آپ جو مالک بن بیٹھے ہو گے‘ ہمیشہ کے لئے اپنا بنا چکے ہو گے‘ ہمیشہ کے لئے اس کے ہو چکے ہو گے تو مالک یوم الدین پھر کہاں رہا۔ خدا تو اس کی ملکیت سے پھر الگ ہو گیا۔ پس سورہ فاتحہ میں انسانی سوچوں کے جتنے بھی پہلو ہیں ان تمام پہلوؤں کی سیرابی کی گئی ہے۔ انسان کی ہر تشنگی کو دور فرمایا گیا ہے۔ ممکن نہیں ہے کہ کوئی انسان سورہ فاتحہ پر سے غور کرتے ہوئے گزرے اور کسی قسم کی تشنگی باقی رہے یا اکتاہٹ محسوس ہو۔ پھر حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے جو یہ فرمایا کہ جب یہ کہو کہ (-) مدد بھی تجھ سے ہی مانگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا اور آہستہ آہستہ تمہاری عبادت صحیح مقام پر کھڑی اور قائم ہو جائے گی۔

پس یہ مضمون جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا بہت وسیع ہے اور ایک خطبے میں ناممکن ہے کہ اس کا پورا حق ادا کیا جاسکے۔ میں نے کوشش کی ہے کہ "مختصراً" آپ کو سمجھاؤں کہ عرفان سے نماز میں لذت پیدا ہوتی ہے اور اس کے لئے محنت کرنی پڑے گی۔ بات سمجھنے کے باوجود اچانک آپ کی نماز زندہ نہیں ہو سکتی۔ جن دانوں میں رس نہ رہا ہو اگر وہ ابھی زندہ اور درخت سے تعلق رکھتے ہیں تو معاً علاج کے بعد ان میں رس تو نہیں بھر جایا کرتا‘ وقت لگتا ہے اور محنت کرنی پڑتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے انسان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ (سورۃ الانشقاق: آیت ۷) کہ اے انسان! تو خدا کی طرف محنت کر رہا ہے یعنی وہ انسان مخاطب ہے جو خدا کو پانے کے لئے محنت کرتا ہے (--------)

تجھے بہت محنت کرنی پڑے گی اور بہت محنت کر رہا ہے۔ ہم تجھے یہ یقین دلاتے ہیں کہ تیری یہ محنتیں ضائع نہیں جائیں گی۔ (-) تو ضرور اس رب کو پالے گا جس کی خاطر تو محنت اور جدوجہد کرتا ہے۔ تو عبادت کے باہر کے دروازے پر پہنچنے کی بجائے واپس عبادت کے مرکز کی طرف لوٹیں اور اپنی محنتوں کو جاری رکھیں اور خدا سے دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محنتوں کی بھی توفیق عطا فرمائے اور محنتوں کو پھل بھی لگا دے یہاں تک کہ نماز آپ کے لئے لذتوں کا ذریعہ بن جائے۔ بوریت اور اکتاہٹ کا باعث نہ رہے۔

(ذوق عبادت اور آداب دعا ص ۱۵ تا ص ۱۸)

☆☆☆☆☆

عطیہ برائے گندم

○ ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔

جملہ نقد عطیہ جات بمعہ گندم کھاتہ ۳-۲۰۸/۴۵۵۰ معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمادیں۔

صدر کمیٹی امداد مستحقین
گندم جلسہ سالانہ ربوہ

۲۹- اپریل یوم تحریک جدید

○ حسب فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۹۱ء کہ

"وکالت دیوان چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کے لئے سال میں کم از کم دو مرتبہ یوم تحریک جدید منانے کا اہتمام کرے"۔

۱۔ اس کی تعمیل میں امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ مورخہ ۲۹۔ اپریل ۱۹۹۴ء بروز جمعۃ المبارک "یوم تحریک جدید" منایا جائے جس میں احباب جماعت کو چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔

۲۔ اس موقع پر امراء۔ صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کرکے دیگر مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرماویں۔

۳۔ خطبات میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت عملی بیان کی جائے۔

۴۔ اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر نازل ہونے والے انعامات و افضال الٰہیہ کا احباب جماعت کے سامنے ذکر کیا جائے۔

۵۔ اس دن حسب ذیل مطالبات پر خصوصی طور پر روشنی ڈالی جائے۔

۱۔ احباب جماعت سادہ زندگی بسر کریں۔ لباس اور کھانے میں سادگی اختیار کی جائے۔

۲۔ مطالبات وقف اولاد / وقف زندگی۔ ا۔ والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کے لئے وقف کریں۔ ب۔ نوجوان اور پنشنر احباب دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔ ج۔ رخصت موسمی اور رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

۳۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

۴۔ جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی مل سکے کرلیں۔

۵۔ عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔

۶۔ راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔

۷۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔

۸۔ مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔

امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ جلسہ یوم تحریک جدید کی رپورٹ سے بھی دفتر کو مطلع فرمادیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

چیک بک جرنلزم

دنیا کی واحد سپر طاقت امریکہ میں صحافت کس ڈگر پر جارہی ہے اس سے خود اہل امریکہ بھی پریشان ہیں۔ پچھلے ہفتوں میں امریکی چھوٹے سائز کے سنسنی پھیلانے والے اخبارات (Tabloid) سکیٹنگ کے جھگڑالو کھلاڑیوں' ایک مشہور و معروف گلوکار کی سنسنی خیز خبروں سے بھرے پڑے تھے۔ اور یہ لوگ جن کے متعلق یہ خبریں تھیں سب کے سب امریکہ سے تعلق رکھتے تھے۔

سکیٹنگ کی شہزادیاں ٹونیا ہارڈنگ اور نینسی کیریگن' پوپ سٹار مائیکل جیکسن اور خاتون خانہ ہورینا بوبٹ کی خبریں پورے امریکہ میں شہ سرخیوں کے ساتھ شائع کی جاتی رہی ہیں۔ اور اس میں نہ صرف چھوٹے درجے کا پریس بلکہ نیویارک ٹائمز جیسے زیادہ سنجیدہ اخبارات بھی برابر کے شریک تھے۔

امریکہ کے ذرائع ابلاغ کے نقاد اس بات پر سخت حیران و پریشان ہیں کہ ٹی۔ وی۔ اور ریڈیو کے سامعین کی تعداد کے بڑھنے کے متعلق سروے اور اخبارات کی سرکولیشن میں کمی کے اعداد و شمار کی وجہ سے پیدا ہونے والی بے چینی اور اضطراب کی وجہ سے اب ذرائع ابلاغ کے اچھے اور معقول ادارے بھی سنسنی خیز خبروں کو بلا سوچے سمجھے قبول کر لیتے ہیں جو کہ پہلے صرف زرد صحافت میں ہی دیکھی جا سکتی تھیں۔

مائیکل جیکسن کے متعلق پچھلے تھوڑے عرصے میں جو انکشافات ہوئے ہیں ان سے اس "چیک بک جرنلزم" کو اچھی طرح سمجھا جا سکتا ہے۔ ٹیبلائڈ پریس ان گندے انکشافات کیلئے بہت بڑی بڑی رقمیں خرچ کرنے کیلئے تیار رہتا ہے جب کہ اس قسم کی فضول باتیں کرنے والے وہی باتیں عدالت میں کہنے کیلئے تیار نہیں ہوتے۔

امریکہ کے سب سے زیادہ بولڈ ٹاک شو "ہارڈ کاپی" نے مائیکل جیکسن کے باڈی گارڈز کو ایک لاکھ ڈالر اور جیکسن کے ہاؤس کیپر کو ۲۵ ہزار ڈالر اس قسم کے انکشافات حاصل کرنے کیلئے ادا کئے لیکن جب عدالت میں ان لوگوں سے پوچھ گچھ کی گئی تو یا تو وہ ان بیانات سے صاف مکر گئے یا پھر ان کی سختی کو کافی حد تک کم کر دیا۔ مائیکل جیکسن کے اپنے والدین جو کہ اپنے بیٹے کی باعزت بریت کیلئے بہت پریشان تھے وہ بھی ایسی بات کرنے کیلئے تیار تھے اگر ان کو ایک خاص رقم ادا کر دی جائے۔ مائیکل جیکسن کے والدین نے ایک ٹیلیوژن انٹرویو کیلئے ایک لاکھ ڈالر طلب کئے۔

مائیکل جیکسن کے خلاف اس وقت تک جو الزامات عائد کئے گئے ہیں اور اخبارات میں شائع ہوئے ہیں۔ ان کی بنیاد صرف اس گفتگو پر ہے جو مائیکل جیکسن پر الزام لگانے والے تیرہ سالہ لڑکے اور ایک سوشل ورکر کے درمیان ہوئی تھی۔

اس گفتگو کی تحریر کی نقول چوری ہو گئیں اور آخر کار "ہارڈ کاپی" والوں کے ہاتھ لگ گئیں اور انہوں نے ۷۵۰ ڈالر فی کاپی کے حساب سے ہر کسی کو جو ان کی قیمت ادا کر سکے کھلے دل سے تقسیم کیں۔ ان چھوٹے سائز کے سنسنی خیز خبریں چھاپنے والے اخبارات (Tabloids) میں سے سب سے زیادہ بدنام دی نیشنل انکوائرر تو یہاں تک جانے کیلئے تیار تھا کہ وہ پولیس

باقی صفحہ ۶ پر

بقیہ صفحہ ۵

خاص طور پر خط لکھا کرتے تھے۔ ایک واقعہ جو حضرت بانی سلسلہ کے رفیق مولوی محمد حسین صاحب (سبز پگڑی والے) کے بیٹے اقبال صاحب نے سنایا آپ کو سناتا جاؤں۔ وہ کہتے ہیں ایک دفعہ بہت ہی زیادہ ڈاک اکٹھی ہو گئی اور ڈاک جو کہ پڑھی جا چکی تھی کو جلانے لگے جلانے سے پہلے خیال آیا کہ ایک دفعہ دوبارہ ڈاک دیکھ لیں تاکہ ضروری خطوط کو سنبھال لیا جائے۔ اور جب ڈاک دیکھی تو سب سے زیادہ خط حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں جو دعا کی غرض سے لکھے گئے وہ نصیر احمد طارق صاحب کے تھے۔ ان کے کہنے کے مطابق انہوں نے کہا کہ پتہ نہیں یہ نصیر صاحب کون ہے جب اسلام آباد آپ یعنی اقبال صاحب کی ٹرانسفر ہوئی تب ان کو معلوم ہوا کہ یہ نصیر صاحب ہیں۔ جس دن محترم مولوی صاحب کو ابو کی وفات کی خبر ملی۔ خبر رات کے وقت ان کے بیٹے نے ان کو دی تو انہوں نے رات کا کھانا نہیں کھایا اور اسی طرح وہ رات گزاری۔ حضرت بانی سلسلہ کے رفقاء کا بہت ادب و لحاظ کرتے تھے۔ اور ہمیں کہا کرتے کہ حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا کہ میرے رفقاء بھی میرے کپڑے ہیں اور لوگ ان سے بعد میں برکت ڈھونڈا کریں گے۔ اور خود بھی نذرانے پیش کرتے اور ان کو جا کر دباتے۔

غرباء کے ساتھ بھی بہت ہمدردی اور شفقت رکھتے تھے۔ صرف ایک واقعہ لکھتا ہوں جس سے شاید ان کے اس ہمدردانہ سلوک کی کچھ جھلک نظر آ سکے۔

جب ابو کی تعزیت کرنے ایک احمدی دوست آئے تو انہوں نے یہ واقعہ سنایا کہ میرے دفتر کے ایک نائب قاصد کو ایک دفعہ پیسوں کی ضرورت تھی ابو کے ساتھ بھی اس کی دعا سلام تھی جب ابو سے اس نے ذکر کیا تو فوراً پانچ صد روپے جیب سے نکال کر اس کو دے دیئے۔ جب اس کی ضرورت پوری ہو گئی اور واپس کرنے آیا تو ابو نے کہا کہ نہیں تم اپنے پاس ہی رکھو (اب مجھے تنخواہ مل گئی ہے) اور واپس نہ لئے۔

ہومیو پیتھک کا بہت شوق تھا اور ہومیو پیتھک بہت اچھے ڈاکٹر بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ابو کے ہاتھ میں بہت شفا رکھی ہوئی تھی۔ لوگ اس پیشے سے بہت سارا روپیہ کماتے ہیں مگر حرص و ہوا سے پاک ابو اکثر لوگوں کو مفت دوائیاں دیتے جن میں غرباء پیش پیش تھے۔ اور باقی لوگوں سے بھی کچھ زیادہ پیسے نہ لیتے تھے کسی نے دے دیئے تو ٹھیک مانگتے نہ تھے۔ اکثر ڈاکٹر صرف دوائی دیتے ہیں مگر دوائی کا نام وغیرہ نہیں بتاتے مگر ابو خود نسخے لکھ کر دیتے اور کوئی پیسہ نہ لیتے۔ بہت سے لوگوں نے کہا کہ ہمیں آرام آجائے تو ہم بہت سے پیسے دیں گے۔ مگر آرام آنے کے باوجود نہ دیتے اور ابو بھی کبھی نہ مانگتے۔

ابو کی ایک بہت ہی اعلیٰ صفت جو شاید میں اب تک بیان نہ کر سکا وہ یہ تھی کہ کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی ناشکری کا ایک لفظ بھی منہ سے نہ نکالا اور کبھی ہم نے ابو کے منہ سے شکوہ و شکایت کا لفظ تک نہ سنا۔ اور اچھے حالات میں تو سب شکر ادا کرتے ہیں مگر ابو کا حال سناؤں ۶ سال تک مسلسل اسلام آباد سے مظفر آباد اور مظفر آباد سے اسلام آباد ہر جمعرات اور ہر ہفتہ کی صبح آتے جاتے رہے۔ اور بعض دفعہ تو ہفتہ میں سرکاری یعنی دفتر کے کام کی وجہ سے دو دو دفعہ بھی آنا پڑتا اور آتے بھی کیسے بسوں میں۔ بسوں کا کالا دھواں' اس کے چڑھائی پر چڑھنے سے جو شور ہوتا ہے وہ' خطرناک راستہ' ٹوٹی ہوئی سڑکیں' راستے میں سلائیڈنگ اور بعض دفعہ پر خطر پہاڑوں کے اوپر سے پیدل جانا پڑتا اور ساتھ نہایت گہرا اور خطرناک دریا بہہ رہا ہوتا۔ اس کے علاوہ جب اس محنت کا کوئی صلہ نہ دیا جائے اور جونیئر کو سنیئر کر دیا جائے اور مسلسل ۱۰ سال تک ایک ہی سیٹ پر رکھا جائے ان حالات میں بھی ابو نے نہ تو اپنے دفتر کے کام سے کبھی دل چرایا بلکہ سارے دفتر میں سب سے زیادہ محنتی اور کام کرنے والے تھے۔ کبھی چھٹی نہ کرتے تھے باوجود ہمارے اصرار کے کبھی چھٹی نہ کی۔ سوائے کبھی کسی مجبوری کی وجہ سے یا اگر کبھی طبیعت خراب ہوتی مگر مجھے تو ایسی بھی کوئی چھٹی یاد نہیں شاید ایک یا دو دفعہ کی ہو۔ اور اس بات کا بعد میں ان کے دفتر والوں نے اقرار کیا۔ مگر اس جگہ وہ شعر یاد آرہا ہے کہ۔

جیتے جی قدر بشر کی نہیں ہوتی یارو
یاد آئیں گے تمہیں میرے سخن میرے بعد

ابو کی وفات تہجد کی ادائیگی سے پہلے یا بعد میں ہوئی اس کا مجھے معلوم نہیں لیکن ابو نے وضو ضرور کیا تھا اور اپنے ساتھ رہنے والے احمدی بھائی کو بھی تہجد کے لئے اٹھایا جیسا کہ ابو کا روز کا معمول تھا۔ پھر پتہ نہیں اپنے کمرے میں جا کر تہجد ادا کر سکے یا نہیں کیونکہ اکیلے کمرے میں رہتے تھے لیکن ساتھ رہنے والوں نے یہ پورے یقین سے کہا کہ جائے نماز بچھائی ہوئی تھی اور سر پر ٹوپی بھی تھی۔ کہ خدا تعالیٰ نے ان کو ہمیشہ کے لئے اپنے پاس بلا لیا اور اس طرح پردیس میں ابو نے اپنی جان خدا تعالیٰ کے سپرد کر دی۔

تیرے در پہ ہی میری جان نکلے
خدایا یہ مرا ارمان نکلے

اور ابو کا یہ ارمان پورا ہو گیا آخر پر صرف ایک شعر لکھوں گا کہ

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم
تو نے وہ گنج ہائے گراں مایہ کیا کیے؟

الفضل کے تمام قارئین سے درخواست ہے کہ ہم پیچھے رہنے والوں کو اپنی دعاؤں میں خاص طور پر یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ صاحبہ کو صحت والی خوشیوں والی لمبی زندگی عطا فرماوے اور ان کا سایہ ہمارے سروں پر ہمیشہ ہمیشہ رکھے نیز ہم سب کے سارے کام خود کرتا چلا جاوے اور اس عظیم صدمے کو صبر' طاقت' ہمت سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ نیز میرے پیارے ابو کے درجات بہت زیادہ بلند فرماوے۔

★☆★☆★

یادرفتگاں

محترم نصیر احمد طارق صاحب

فضل احمد

میرے ابو محترم نصیر احمد صاحب طارق ۳۱ جنوری بروز سوموار نماز تہجد کی تیاری کے بعد ادائیگی سے قبل یا بعد اچانک وفات پاگئے۔

آپ گزشتہ ۱۰ سال سے مظفر آباد کشمیر میں اپنی ملازمت کی وجہ سے مقیم تھے۔ آپ نے نیشنل بنک آف پاکستان میں تقریباً ۳۱'۳۲ سال کی سروس کی۔

آپ نیکی اور تقویٰ کے نہایت بلند مقام پر فائز تھے۔ خوبیوں اور نیکیوں کے مجسم تھے۔ بہت دنیا ابو کی وفات پر تعزیت کے لئے آئی مگر ان میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا جس سے ملاقات ہوئی ہو اور ابو نے اس کے ساتھ کوئی نیکی نہ کی ہو۔

آپ کو خدا تعالیٰ کی ذات پر غیر معمولی توکل تھا۔ لوگوں سے بھی کوئی درخواست نہ کرتے تھے۔ سفارش کے لئے بھی کسی کے پاس نہ جاتے تھے کہ فلاں بندہ میری سفارش کردے۔ ۱۰ سال سے بھی زائد عرصہ باوجود میرٹ میں نمبرون ہونے کے ان کی ترقی احمدیت کی وجہ سے اور عناد کی وجہ سے نہ کی گئی مگر باوجود اس کے کسی کے پاس نہ گئے کہ میری سفارش کردو۔ ہمیشہ خدا تعالیٰ کے سامنے گریہ وزاری کی۔ ہمیشہ اپنا سارا غم اور آنسو اور فریادیں خدا تعالیٰ سے کیں۔ تہجد بہت باقاعدگی سے پڑھا کرتے تھے۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ کے سامنے رویا کرتے تھے کہ بعض دفعہ تو ہمارے دل درد سے ٹوٹ جاتے اور ہماری آنکھوں سے بے اختیار آنسو رواں ہو جاتے اور دل سے یہ دعا بے اختیار نکل جاتی کہ اے پیارے پروردگار تیرا یہ عاجز بندہ جو کچھ بھی تجھ سے مانگتا ہے اس کو عطا فرمادے۔

روتے روتے ہی کٹ گئیں راتیں
ذکر میں ہی بسر ہوئیں راتیں

ابھی ابو کی پروموشن نہ ہونے کا اوپر ذکر کیا۔ میں بعض دفعہ ابو کو کہتا کہ ابو فلاں بندے کو کہہ دیں یا کسی سے کہلوا دیں پروموشن کے لئے تو آگے سے کتنا خوبصورت اور پیارا جواب دیتے کہ کیا آج تک مجھے ان بندوں نے ترقیات اور نعمتوں سے نوازا ہے۔ پہلے بھی خدا تعالیٰ ترقیات عطا فرماتا چلا آیا ہے اور اب بھی خدا تعالیٰ ہی دے گا۔

آپ کو دعاؤں کے اوپر ایک غیر معمولی اعتماد تھا۔ بہت ہی کرب اور درد کے ساتھ دعائیں کیا کرتے تھے۔ ایک دو دفعہ میں نے ابو سے ویسے ہی کہہ دیا کہ ابو آپ ہمارے لئے دعا نہیں کرتے تو فرمایا کہ اگر تم لوگ میری دعائیں جو تمہارے لئے کرتا ہوں سن لو تو تمہارا پتہ پانی ہو جائے۔ ابو ہر ایک کے لئے اسی کرب سے دعا کیا کرتے تھے چاہے وہ بوسنیا کے مسلمان ہوں یا اسیران راہ مولیٰ۔

ایک دفعہ بی کام کے امتحان میں میرا اکنامکس کا پیپر اچھا نہ ہوا۔ دل بہت دکھا ہوا تھا۔ گھر آکر رونا شروع کردیا۔ ابو نے مجھے روتا دیکھ کر فرمایا کہ بیٹا بندوں کے سامنے نہ رویا کرو خدا تعالیٰ کے سامنے رویا کرو تب میں نے نماز میں خدا تعالیٰ سے رو کر دعا کی۔ اور ابھی نماز ختم ہی کی تھی تو ابو پاس سے گزرے اور نہایت ہی پیار اور شفقت بھرا ہاتھ میرے سر پر رکھا شاید ویسی پیاری شفقت اب کبھی نہ مل سکے۔

میری بڑی بہن نے ایک دفعہ ابو سے پوچھا ابو آپ نماز میں اتنا روتے کیوں ہیں اتنا نہ رویا کریں تو فرمانے لگے کہ حضرت بانی سلسلہ تو اس طرح دعا مانگا کرتے تھے کہ جس طرح ہانڈی ابل رہی ہو۔ دعا کا مطلب تو موت ہوتا ہے۔ یہ بات ہمیں امی کہا کرتی ہیں اور اب پتہ لگا ہے کہ واقعی ابو اپنے اوپر ایک موت وارد کرلیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ سے یہی دعا ہے کہ وہ رحیم اور رحمان خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے میرے ابو کی تمام کی تمام دعائیں قبول فرمالے۔

ابو کے پاس ایک دوست ایک دفعہ مظفر آباد میں ٹھہرے۔ میری ان سے ملاقات ابو کی وفات کے موقع پر دارالضیافت میں ہوئی۔ کہنے لگے میں صرف ایک یا دو دن نصیر صاحب کے پاس ٹھہرا۔ مگر جس طرح آپ کے ابو دعا اور عبادت کیا کرتے تھے میں نے آج تک اپنی زندگی میں اس طرح عبادت کرتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا۔ ابو واقعی اپنے نفس کو مار کر عبادت کرتے تھے۔ کس کا دل چاہتا ہے کہ سردیوں میں اور اس وقت جب مظفر آباد سے اسلام آباد تک کا دشوار گزار اور پہاڑی سفر بسوں میں کر کے آیا ہو آدھی رات کو اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھے اور نرم و گداز بستروں کو چھوڑے۔ مگر ابو چاہے رات کو ایک بجے آئے ہوں اٹھ کر تہجد پڑھتے تھے۔ اور یہی حال مظفر آباد میں بھی تھا کہ جہاں تیل کے چولہے تھے اور گرم پانی تک نہ تھا۔ نلکوں میں پانی گرمیوں میں اتنا ٹھنڈا آتا ہے کہ جیسے برف ہو۔

میرے پیارے ابو نے ہمیشہ ہر مالی تحریک میں اپنی حیثیت سے بڑھ کر حصہ لیا۔ پہلا مالی قربانی کا واقعہ جو میرے ذہن میں آتا ہے اور جو ابو ہمیں ہمارے ایمانوں کو بڑھانے کے لئے سنایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ جب جوبلی فنڈ کے لئے تحریک ہوئی تو اسلام آباد کے اس وقت کے امیر جماعت مکرم مولوی عبدالحق ورک صاحب ابو کے پاس وعدہ لینے کی غرض سے آئے۔ ابو اس وقت معمولی عہدے پر فائز تھے اور تنخواہ بھی کچھ زیادہ نہ تھی۔ ابو نے کہا کہ میرا دو ہزار روپیہ وعدہ لکھ لیں۔ مگر امیر صاحب کے بے حد اصرار پر ابو نے اپنا وعدہ ۵۰۰۰ روپے کردیا۔ امیر صاحب کچھ دنوں بعد گھبرائے ہوئے آئے پوچھنے پر بتایا کہ نصیر صاحب میں نے تو آپ سے بڑے اصرار سے پانچ ہزار کا وعدہ لیا تھا اور جب حضرت صاحب کی خدمت میں منظوری کے لئے بھجوایا گیا تو حضرت صاحب کا جواب آیا ہے (جو کہ ابھی بھی ہمارے پاس محفوظ ہے) کہ آپ کو اور آپ کی بیگم کو ۵'۵ ہزار کا وعدہ مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ تو ابو نے کہا کہ اگر حضرت صاحب نے یہی لکھا ہے تو کوئی بات نہیں۔ ہم دونوں کی طرف سے ۵'۵ ہزار کا وعدہ لکھ لیں۔ اس بات پر امیر صاحب بہت ہی خوش ہوئے اور سارا خطبہ جمعہ ابو پر دے دیا۔

جماعت احمدیہ کے آئمہ سے بے حد عشق اور محبت رکھتے تھے۔ ایک دفعہ کوئی عزیز لندن جارہے تھے۔ تو ان سے کہنے لگے کہ دل تو میرا بھی بہت چاہتا ہے کہ حضرت صاحب سے گلے ملوں اور بہت زور سے ملوں مگر مالی حالات اس کی اجازت نہیں دیتے لہٰذا جب تم حضرت صاحب سے گلے ملنے لگو تو ایک دفعہ تو تم اپنی طرف سے ملو اور ایک دفعہ میری طرف سے بھی حضرت صاحب سے گلے ملنا اور بہت زور یعنی جذبے سے ملنا۔ پھر جب ۱۹۹۲ء میں قادیان جلسہ پر جانے کی توفیق ملی تو جاتے ہوئے کہنے لگے کہ حضرت صاحب سے تو باوجود شدید خواہش کے پتہ نہیں کب ملاقات ہوتی ہے مگر میں مرزا وسیم احمد صاحب سے بہت دیر تک گلے ملوں گا اور جب واپس تشریف لائے تو واقعتاً مرزا وسیم احمد صاحب سے بہت دیر تک گلے لگے رہے۔ مگر حضرت صاحب سے ملنے کی خواہش اور حسرت ہی رہی اور اسی طرح اس فانی دنیا سے اپنے حقیقی مولیٰ سے جاملے۔ حضرت صاحب کی خدمت میں کثرت سے خطوط لکھا کرتے تھے۔ اور حضرت صاحب نے اپنے ایک خطبے Friday the 10th والے میں ابو کی چٹھی کا بھی ذکر کیا ہے۔ اور باقاعدہ ابو کا نام بھی حضرت صاحب نے لیا ہے۔ آپ یقین کریں حضرت صاحب کے مبارک منہ سے اپنا نام سن کر ابو کی خوشی اور مسرت کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا تھا۔ جو بھی ملتا اس کو بتاتے اور بہت ہی بڑی سعادت اس کو سمجھتے تھے اور یقیناً امام جماعت کے منہ مبارک سے اپنا ذکر سننا بہت ہی بڑی سعادت اور بہت ہی بڑا فضل ہے۔

آپ بہت ہی مہمان نواز بھی تھے۔ کوئی بھی مہمان آجاتا بھاگے بھاگے بازار سے چیزیں لے کر آتے۔ میری خالہ کے بیٹے اسلام آباد آئے تو ان کے ساتھ جمعہ بازار گئے۔ اور مقبول میرے کزن کے ابو ان کو کہتے جائیں یہ بھی لے لو اور فلاں چیز بھی لے لو اور تھیلے بھر بھر کر لاتے۔ غرض میرے ابو کا تو بس نہیں چلتا تھا کہ پورا بازار مہمانوں کے سامنے لاکر رکھ دیتے۔ مہمان نوازی میں کبھی معمولی سی کمی بھی نہ چھوڑتے اور بہت ہی اہتمام کرتے۔

ابو کے باس یعنی دفتر کے جو سب سے بڑے افسر تھے اور پروموشن وغیرہ کے سلسلے میں کلیدی رول ادا کرتے تھے ان کے ساتھ ایک دفعہ سفر کیا۔ اور گھر آکر بتانے لگے کہ میں سارے راستے ان کو دعوت الی اللہ کرتا رہا باوجود اس کے کہ وہ ایک مولوی بھی تھے اور لمبی چوڑی داڑھی بھی رکھی ہوئی تھی۔ اور شاید اسی وجہ سے باوجود میرٹ میں نمبرون ہونے اور سب سے زیادہ قابل اور سینئر ہونے کے ۱۰ سال تک ان کی پروموشن نہ کی گئی اور تادم آخر ان کو پروموٹ نہ کیا۔ ہاں ایک شعر جو ابو کو بہت پسند تھا اور اکثر سنایا کرتے تھے وہ یہ تھا ۔

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار
سر سے میرے پاؤں تک وہ یار ہے مجھ میں نہاں
اے مرے بدخواہ کرنا ہوش کر کے مجھ پہ وار

حضرت بانی سلسلہ کے خاندان سے ایک خاص محبت تھی۔ اکثر ان سے خط و کتابت جاری رہتی۔ حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ، حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ 'کو

باقی صفحہ ۴ پر

زراعت کالم

آم

سید ظہور احمد شاہ

پاکستان میں اس وقت آم کی پیداوار کی اوسط کافی کم ہے جو کہ فصل کی ضروریات کی طرف مناسب توجہ دینے سے کافی بڑھائی جاسکتی ہے۔ اس سلسلے میں مندرجہ ذیل چند نکات باغبانی میں دلچسپی رکھنے والے زمینداروں کیلئے مفید ثابت ہوسکتے ہیں۔ قدرتی طور پر پیداوار کی مقدار اور اس کی کوالٹی کا انحصار آموں کو دی جانے والی اچھی خوراک پر ہوتا ہے۔ اچھی خوراک کا حساب کچھ یوں ہے۔

۱۔ پانچ سال کی عمر تک فی درخت دیسی کھاد ۱۰ تا ۲۰ کلو یوریا یا ایک پاؤ سے ایک کلو تک بحساب عمر یوریا یا امونیم سلفیٹ نصف سے دو کلو تک۔ ۲۔ دس سال کی عمر تک۔ اوپر کی خوراک کو دگنا کردیں۔ اور اس کے ساتھ سپر فاسفیٹ نصف تا ایک کلو، پوٹاشیم سلفیٹ پاؤ سے نصف کلو تک۔ ۳۔ گیارہ سال سے زیادہ عمر کے درختوں کے لئے عام اصول یہ ہے کہ نائٹروجن ۲ کلو، فاسفورس ۲ کلو اور پوٹاش ایک کلو فی درخت دی جائے۔ نائٹروجنی کھاد چار حصوں میں پھول آنے سے 'قبل' پھول آنے کے 'بعد' بارشوں سے پہلے اور پھر بارشوں کے موسم کے بعد دی جائے۔ ۴۔ کوالٹی بہتر بنانے کے لئے کاپر سلفیٹ ایک کلو اور مینگانیز سلفیٹ ڈیڑھ کلو اور زنک سلفیٹ ایک کلو استعمال کریں۔ تینوں کو ۱۰۰ گیلن پانی میں حل کر کے دو بار سپرے کریں۔ اپریل میں اور پھر ستمبر میں۔

آب پاشی

۱۔ پھول آنے کے وقت (فروری مارچ) کم آب پاشی مہینہ میں ایک بار۔ ۲۔ پھل بنتے وقت (اپریل سے جون) مہینہ میں تین بار آب پاشی کریں۔ ۳۔ مون سون میں (جولائی اگست) مہینہ میں ایک یا دو بار۔ بارشوں کے حساب سے۔ ۴۔ خزاں (ستمبر۔ اکتوبر) مہینہ میں ایک بار۔ ۵۔ موسم سرما (نومبر تا جنوری) ہلکی آب پاشی۔ بار بار کہر سے بچاؤ کیلئے آب پاشی کی جائے۔

دوہری کاشت جب پودے چھوٹے ہوں تو کچھ کاشت ممکن ہے۔ مگر جب درخت پھل پر آجائیں تو ان کی جڑیں سارے باغ میں پھیل جاتی ہیں۔ اس وقت باغ میں کوئی فصل لگانا مناسب نہیں۔ برسیم تو ہرگز نہیں لگانا چاہئے۔ کیونکہ یہ آم کی جڑوں کو مستقل طور پر مرطوب رکھتی ہے۔ جس سے جڑوں کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ پھل شروع ہونے پر باغات کو صاف رکھا جائے۔ جڑی بوٹیاں تلف کرنے کیلئے سال میں تین چار مرتبہ گوڈی کی جائے۔

پھل کی کمی بیشی آم کو ایک سال پھل زیادہ آتا ہے۔ ایک سال کم۔ یہ بھی ایک مشکل ہے۔ یہ غذائی مسئلہ ہے اگر کھادیں باقاعدگی کے ساتھ پوری مقدار میں دی جائیں۔ تو یہ مشکل بہت حد تک ختم ہو جاتی ہے۔ زیادہ پھل کے سال برداشت کے فوراً بعد ۸۰ سے ۱۲۰ کلو دیسی کھاد فی بوٹا کے حساب سے اگر دی جائے تو بہت مفید رہتا ہے۔ کم پھل آنے والے سال میں ستمبر اکتوبر میں پوٹاشیم نائٹریٹ کا سپرے (ایک لٹر دس گیلن پانی میں) بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ ایک فی صد یوریا کا محلول ہر پندرہ دن کے بعد ستمبر اکتوبر میں مفید رہتا ہے۔

پھل کا گرنا پھلوں کا گرنا بھی نقصان دہ ہوتا ہے۔ یہ خوراک کی کمی یا آب پاشی کی بے قاعدگی کا نتیجہ ہوتا ہے بعض کیڑے بھی پھل گرنے کا سبب بنتے ہیں اور پھپھوندی بھی لیکن ان کا علاج ہو سکتا ہے۔ جس کے لئے اپنے محکمہ زراعت کے مقامی عملہ سے رجوع کریں۔ جو آپ کی مدد کرنے کیلئے ہر جگہ متعین ہے۔

بیماریاں بور۔ یہ ایک پریشان کن بیماری ہے۔ کہ جس کی حتمی وجہ معلوم نہیں ہو سکی اسے کسی فنگس (پھپھوند) کا نتیجہ سمجھا جاتا ہے۔ بعض ماہرین اسے پھل بنتے وقت درخت میں بعض طبعی ناہمواریوں کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔ مگر ایک بات واضح ہے کہ یہ کیفیت ان درختوں میں پیدا ہوتی ہے۔ جن کی دیکھ بھال اچھی طرح نہ کی جائے۔ اگر درخت کی صحیح نشوونما کے تمام امور کا اچھی طرح خیال رکھا جائے۔ تو یہ بیماری پیدا نہیں ہوتی۔ اس کے علاج کے لئے ایک دوا Planofix MAA دو سو پی پی ایم کا ستمبر اکتوبر میں سپرے کرنا مفید ہوگا۔

پاؤڈری پھپھوند اگر سردی اور نمی کا موسم لمبا ہو جائے تو آم پر سفوفی پھپھوند پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے پھل نہیں بنتا۔ غنچے بننے کی ابتداء پر دو دوائیں Afugan اور Saprol کا استعمال مفید رہتا ہے۔ آم کے درخت پر بورڈو مکسچر کا سپرے اب بھی امرت دھارا کا کام دیتا ہے۔ یعنی بہت سے امراض کا علاج ہے۔ ۴:۴:۵۰ کا سپرے فروری اپریل جون اور ستمبر میں مفید رہتا ہے۔

گدہڑی اس کا موثر علاج پولی تھین بینڈ ہے۔ نومبر دسمبر میں زمین سے ایک میٹر کی اونچائی پر تنے کے گرد اسے باندھ دیا جاتا ہے۔ تنے کے گرد زمین پر بی۔ ایچ۔ سی وغیرہ کا دھوڑا بھی مفید ہے۔ حملہ ہونے پر فالیڈال یا میٹاسسٹاکس سو گیلن میں دو پونڈ کے حساب سے چند سپرے کر دیئے جائیں تو یہ کیڑے ختم ہو جاتے ہیں۔ بہر حال بیماریوں کے سلسلے میں کوئی دوائی استعمال کرنے سے پہلے اپنے محکمہ زراعت کے عملے سے ضرور مشورہ کریں۔

☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ ۴

فائل سے حاصل کردہ مائیکل جیکسن کی قابل اعتراض تصاویر شائع کرے۔ لیکن ان تصویروں کو مہیا کرنے والے شخص نے تین ملین ڈالر کی رقم مانگ کر اس رسالے کو بھی مشکل میں ڈال دیا اور بات نہ بن سکی۔ ٹیلی ویژن نیوز والے بھی مسلسل اس سنسنی خیز رپورٹنگ میں ملوث پائے گئے ہیں۔ موسم سرما کے اولمپکس سے پہلے سی۔ بی ایس جیسے بڑے ٹیلیویژن کی نمائندہ کونی چنگ نے ٹونی ہارڈنگ کے گھر کے سامنے کئی دنوں تک ڈیرہ لگائے رکھا تاکہ ایک معمولی سا انٹرویو حاصل کرسکے۔

ذرائع ابلاغ کی طرف سے پھیلائی جانے والی اس سنسنی خیزی کے متعلق نقادوں کا کہنا ہے کہ یہ چیز امریکہ کے عدالتی نظام کے لئے بہت تباہ کن ثابت ہوگی۔

پہلے ہی یہ رسم چل نکلی ہے کہ مقدموں کے سلسلے میں عدالتوں میں پیش ہونے والے گواہ اپنے پاس محفوظ اطلاعات ذرائع ابلاغ کے خاص اداروں کو قیمتاً دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور ایسا پہلے آئے اور پہلے پائے کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ پھر بھی اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ امریکہ کے پریس کا بیشتر حصہ اپنے قابل تقلید پیشہ ورانہ معیار اور اعلیٰ اخلاقی اقدار سے اعلیٰ مثال قائم کر رہا ہے اور ابھی تک اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ کسی خبر کو حاصل کرنے کیلئے کوئی رقم ادا کی جائے اور کسی کمپنی سے کسی قسم کی دعوت قبول کرنا ابھی تک سخت طور پر ممنوع سمجھا جاتا ہے۔ لیکن نیو یارک ٹائمز اور واشنگٹن پوسٹ جیسے اخبارات جو صرف ایک خبر حاصل کرنے کیلئے اپنے رپورٹروں کی ایک فوج تک بھیجنے میں دریغ نہیں کرتے اس چیک بک جرنلزم کے سامنے بے بس دکھائی دیتے ہیں۔

(ماخوذ روزنامہ ڈان یکم اپریل ۹۴ء میگزین سیکشن)

☆☆☆☆☆

وقف نو کی بابرکت تحریک

○ جیسا کہ قبل ازیں بھی اعلان کیا جا چکا ہے اب پھر بطور یاددہانی اعلان کیا جا رہا ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے واقفین نو بچوں کی تعداد پندرہ ہزار تک پہنچانے کی خواہش کا اظہار فرمایا ہے جواب تک دس ہزار سے اوپر ہو چکی ہے۔

۳۔ اپریل ۱۹۸۷ء کے بعد پیدا ہونے والے بچے تحریک "وقف نو" میں شامل کئے جاسکتے ہیں۔ جبکہ بچیاں اسی صورت میں شامل کی جاسکیں گی جب والدین نے پیدائش سے پہلے ہی انہیں وقف کرنے کا ارادہ کیا ہو۔

جو احباب اس تحریک میں بچے پیش کرنے کے خواہشمند ہیں وہ وکالت وقف نو سے رابطہ قائم فرمائیں۔ اور قربانی کی حقیقی روح کو زندہ کریں۔

(وکالت وقف نو)

قرض حسنہ برائے تعلیم

○ پاکستان بینکنگ کونسل کو غیر معمولی صلاحیت رکھنے والے ایسے طالب علموں، اساتذہ اور ٹرینیز سے قرض حسنہ کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں جو محدود مالی استطاعت کی بناء پر بیرون ملک منظور شدہ مضامین میں اعلیٰ تعلیمی اداروں میں پوسٹ گریجوایٹ تعلیم حاصل کرنے سے قاصر ہیں۔ درخواستیں مقررہ فارم پر مع مطلوبہ کاغذات کے ۱۲۔ مئی ۹۴ء تک پاکستان بینکنگ کونسل میں جمع کرا دی جائیں۔ (مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ ۹۔ اپریل ۹۴ء ملاحظہ فرمائیں) (نظارت تعلیم)

توہین رسالت کے قانون میں تبدیلیوں کی تجویز

اسلام آباد: ۱۱۔ اپریل۔ مسیحی ایم این اے جارج کلیمنٹ نے توہین رسالت کے ملزم مسٹر منظور مسیح کے قتل پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔

پارلیمنٹ ہاؤس میں اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بعض ایسے جنونی مذہبی انتہاپسند موجود ہیں جو نہ تو آئین کی پرواہ کرتے ہیں اور نہ ملکی قانون کی۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات گہرے افسوس کا موجب ہے کہ منظور مسیح کو اس وقت قتل کیا گیا جبکہ وہ پولیس کی حفاظت میں تھا اور لاہور ہائی کورٹ میں پیش ہونے کے بعد گوجرانوالہ واپس جا رہا تھا۔

انہوں نے کہا کہ بنیاد پرستوں کے ایسے اقدامات بتاتے ہیں کہ وہ خود کو قانون سے بالا خیال کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ توہین رسالت کے قانون میں انصاف کو قائم کرنے کے لئے بعض تبدیلیاں کی جانی چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ اس قانون میں ترمیم کرتے ہوئے یہ خیال رکھنا چاہئے کہ ایسا جھوٹا الزام اور جھوٹی گواہی پیش کرنے والے کو بغیر سزا کے نہ چھوڑا جائے۔

جارج کلیمنٹ نے کہا کہ حضرت نبی اکرم ﷺ اور دیگر تمام انبیاءؑ اور فرستادگان خدا کی بے حد عزت و تکریم ہونی چاہئے اور ان سب کے خلاف سزا ایک جیسی اور مساوی ہونی چاہئے۔

انہوں نے اس خدشہ کا اظہار کیا کہ اگر بنیاد پرستوں کو آزادی دی گئی تو قانون کے نظام کی حرمت ختم ہو جائے گی اور اقلیتوں کے خلاف انتہا پسندی کا رجحان پیدا ہو جائے گا اور یہ بھی عین ممکن ہے کہ ان کے خلاف زیر زمین سرگرمیاں شروع ہو جائیں۔

مسٹر کلیمنٹ نے قومی اسمبلی میں اس واقعہ پر تحریک التوا کا نوٹس دیا ہے تاکہ اس معاملے پر فوری غور کیا جائے انہوں نے کہا کہ اس واقعہ سے مسیحی افراد میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے۔

انہوں نے انسانی حقوق کے اداروں سے کہا کہ وہ اس واقعے کا فوری نوٹس لیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ حکومت کے اعلیٰ ارباب اختیار صورت حال کا احساس کریں گے اور ایسے لوگوں کو کیفر کردار تک پہنچائیں گے جو مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان نفرت اور نا اتفاقی پھیلا رہے ہیں۔

(ڈان ۱۲۔ اپریل ۱۹۹۴ء)

DAWN

Karachi, Tuesday, April 12, 1994

Changes in blasphemy law suggested

ISLAMABAD, April 11: Christian MNA George Clement deplored here on Monday the death of Manzoor Masih, an accused of blasphemy.

Talking to newsmen at the Parliament House, he said there were some fanatic fundamentalists who did not have any regard or respect either for the constitution or for the law of the country.

He said it was a matter of deep anguish that Manzoor Masih was killed while in police custody and was going back to Gujranwala after appearing in the Lahore High Court.

Such acts of violence on the part of the fundamentalists, he said, reflected that they considered themselves above the law. He was of the view that law of blasphemy needed improvements which could uphold justice. While amending the law, he said, it should be ensured that false accusation and false testimony in this regard should not go unpunished.

George Clement suggested that Prophet Mohammad (Peace Be Upon Him) and all other prophets and holy messengers should be taken in high esteem and punishment for blasphemy against them be similar and equal.

He expressed his fear that if the fundamentalists were allowed a free hand, the sanctity of the legal system would be compromised and a dangerous trend of extremism would crop up amongst minorities and underground activities might find their way.

Mr Clement has submitted a notice of adjournment motion to the National Assembly Secretariat to take notice of the matter which, he said, had caused deep resentment among the Christian community.

He urged the human rights organisations to take notice of the situation, and also hoped that the highups in the government would realise the situation and take immediate steps to book the people who were trying to create hatred and rift among the believers of various religions in the country.—APP

★ ☆ ★ ☆ ★

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب منڈی بہاؤالدین کافی عرصہ سے شوگر کے مرض میں مبتلا ہیں اگرچہ پہلے کی نسبت کافی افاقہ ہے۔

○ مکرم میاں محمد اکبر صاحب فیکٹری ایریا ربوہ بعارضہ قلب بیمار ہیں۔

○ محترمہ نصیرہ ظفر صاحبہ اہلیہ مکرم حیدر علی ظفر صاحب مربی سلسلہ کے ماموں جان مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب آف بیڈن روڈ لاہور کا کچھ عرصہ قبل لاہور میں دل کے بائی پاس کا اپریشن ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوا۔ دن بہ دن صحت بحال ہو رہی ہے۔ مگر کمزوری ہے۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو شفا عطا فرمائے۔

○ عزیزہ شازیہ اسلم بنت ملک حاجی محمد اسلم صاحب بوچھال کلاں ضلع چکوال ایف اے کا امتحان دے رہی ہیں۔ بعض مشکلات کی وجہ سے پریشان ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات کو دور فرمائے اور امتحان میں کامیابی عطا فرمائے۔

کامیابی

○ مکرم ملک سعید احمد صاحب مربی سلسلہ چکوال کی بیٹی عزیزہ نبیلہ سعید نے پبلک ماڈل گرلز سکول چکوال میں جماعت پنجم کے بورڈ کے امتحان میں اپنی کلاس میں دوئم پوزیشن حاصل کی ہے۔ اسی طرح ان کی دوسری بیٹی عزیزہ قدسیہ سعید نے تیسری جماعت میں سوئم پوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بچیوں کے لئے یہ کامیابی ہر لحاظ سے مبارک فرمائے اور مزید کامیابیوں سے نوازے۔

اعلان داخلہ

○ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں جماعت ہفتم تا نہم چند طلباء کے داخلہ کی گنجائش موجود ہے۔ خواہش مند طلباء فوری طور پر فارم اور پراسپکٹس کے لئے دفتر سے رابطہ کریں داخلہ ٹیسٹ مندرجہ ذیل شیڈول کے مطابق ہو گا۔

۲۰۔ اپریل بروز بدھ صبح ۹ بجے ریاضی، اردو
۲۱۔ اپریل بروز جمعرات صبح ۹ بجے انگلش اور سائنس

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی)

اہالیان ربوہ متوجہ ہوں

○ مکرم سیکرٹری صاحب بلدیہ ٹاؤن کمیٹی کی طرف سے رپورٹ ہے کہ اہالیان ربوہ کے ذمہ واٹر ریٹ و ترقیاتی ٹیکس کے علاوہ دیگر ٹیکس واجب الادا ہیں۔ لہٰذا جن افراد کے ذمہ ٹیکس واجب ہیں فوری طور پر اپنے ٹیکس بلدیہ میں جمع کروائیں بصورت دیگر قانونی کارروائی کی جائے گی۔ (صدر عمومی)

بقیہ صفحہ ۱

مذہب اس وقت تک کوئی فائدہ نہیں دیتا جب تک کہ تعلق باللہ پیدا نہ ہو مذہب خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کا نام ہے آپ لوگ نمازیں پڑھیں۔ ذکر الٰہی کی عادت ڈالیں۔ غور و فکر کی عادت پیدا کریں۔ ہر ایک بات کو سوچیں اور اس سے نتیجہ نکالیں۔ آج کل لاکھوں میں کوئی ایک ہو گا جسے سوچنے کی عادت ہو۔ سب لوگ نقل کے عادی ہوتے ہیں۔ بات سن لی اور نقل کر دی۔ یہ نہیں کہ خود سوچ بچار کر کے کوئی نتیجہ اخذ کیا جائے وہ خود اس بات پر غور نہیں کرتے۔ کہ سچ کی کیا تعریف ہے قومیں کیسے بنتی ہیں۔ کن ذرائع سے بھلائیاں برائیاں نظر آتی ہیں اور برائیاں بھلائیاں نظر آتی ہیں۔ جب انسان بجائے غور و فکر کے محض جذبات سے کام لیتا ہے تو وہ ٹھوکر کھاتا ہے۔ تم اگر کامیاب ہونا چاہتے ہو۔ تم اگر بامراد ہونا چاہتے ہو۔ تم اگر خوشی کی موت مرنا چاہتے ہو۔ تو تم اپنی زندگی کو مفید بناؤ جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہتر عبادت یہی ہے کہ تم یہ محسوس کرو کہ تم خدا تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو۔ اور اگر تم خدا تعالیٰ کو نہیں دیکھ رہے ہو تو تمہیں یہ یقین ہو کہ خدا تعالیٰ تمہیں دیکھتا ہے تم بھی اپنے اندر یہی رنگ پیدا کرو۔ تا جب موت آئے تو اگر تم خدا تعالیٰ کو نہیں دیکھتے تو تمہیں یقین ہو کہ خدا تعالیٰ تمہیں دیکھ رہا ہے اس کے بغیر حقیقی راحت حاصل نہیں ہو سکتی۔ باقی چیزیں سب ڈھکوسلے ہیں۔ ان میں کوئی حقیقت نہیں اگر کسی مذہب پر عمل کرنے کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نہیں ملتا تو وہ مذہب محض نام کا مذہب ہے اس کے اندر کوئی حقیقت نہیں۔

(از خطبہ ۲۶۔ ستمبر ۱۹۵۲ء)

خبریں

ربوہ: 18- اپریل-1994ء
ہلکے سے بادل چھائے ہیں۔
درجہ حرارت کم از کم 12 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 33 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ ملک میں قطعاً کوئی سیاسی یا معاشی بحران نہیں ہے موجودہ نظام صحیح سمت میں آگے بڑھ رہا ہے۔ اقتصادی خسارے کو روک دیا گیا ہے۔ قوم پریشان نہ ہو۔ حالات بہتر ہو رہے ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ زرعی شعبہ کی تیز تر ترقی اور کاشتکار طبقہ کی خوشحالی کے بغیر صنعتی انقلاب نہیں آسکتا۔ اور نہ ہی ملک حقیقی خوشحالی سے ہمکنار ہو سکتا ہے۔

○ انڈس ریور سسٹم اتھارٹی کی طرف سے پنجاب کے پانی میں جو کمی کی گئی ہے اس پر حکومت پنجاب نے احتجاج کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اتھارٹی نے پنجاب کے حصہ کا ۹- ہزار کیوسک پانی کم کر دیا ہے جبکہ سندھ کے پانی میں کوئی کمی نہیں کی گئی۔ پانی کی تقسیم کا نیا شیڈول ۳۰- جون تک موثر ہو گا۔

○ اتوار کے روز ملک بھر میں کلرکوں نے مہنگائی کے خلاف مظاہرے کئے اور ہڑتال کی۔ جلوس نکالے گئے اور اجتماعات منعقد کئے گئے جن میں کلرکوں کے رہنماؤں نے مطالبات کے حق میں تقاریر کیں۔ ہائے روٹی۔ ہائے آٹے اور سرخی سستی۔ روٹی مہنگی کے نعرے لگائے گئے۔ تمام صوبے میں کام مکمل طور پر ٹھپ رہا اور کوئی فائل اوپر نہ جا سکی۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید نے کہا ہے کہ انہوں نے امریکی قیادت کو واضح کر دیا ہے کہ جب تک بھارت ایٹمی پروگرام رول بیک نہیں کرے گا پاکستان بھی ایسا نہیں کر سکتا۔

○ کور کمانڈر کراچی نے بتایا ہے کہ فوج جون تک سندھ میں رہے گی اور اس کے بعد سول حکومت سندھ میں امن و امان برقرار رکھنے کی ذمہ دار ہو گی۔

○ اقوام متحدہ اور سرب لیڈروں کے درمیان گوراذزے کا محاصرہ ختم کرنے کے معاہدے کے باوجود سرب ٹینک شہر میں داخل ہو گئے اور اس بات کا امکان ہے کہ شہر کسی بھی وقت پوری طرح سرب فوجیوں کے قبضے میں آ جائے۔

○ عرب امارات کو ۹ وکٹ سے شکست دینے کے بعد پاکستان آسٹریلشیا کپ کے سیمی فائنل میں پہنچ گیا ہے۔ عطاالرحمان مین آف دی میچ قرار پائے۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) نے پیپلز پارٹی کی حکومت کی چھ ماہ کی کارکردگی کے بارے میں ایک حقائق نامہ شائع کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ بے نظیر پروٹوکول وزیر اعظم ہیں دراصل حکومت زرداری اپنے مخصوص دوستوں کے ذریعے چلا رہے ہیں۔ معزز جوڑے کی حکومت نااہلی' بدانتظامی اور کرپشن کی علامت بن چکی ہے۔ اٹارنی اور ڈپٹی اٹارنی جنرل سمیت متعدد افراد مستعفی ہو چکے ہیں۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے سربراہ محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت نے معیشت تباہ کر دی ہے اور غریبوں کو مہنگائی کا "جن" دیدیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریموٹ کنٹرول' حکومت نے مسئلہ کشمیر ڈیپ فریزر میں رکھ دیا ہے لیکن عوام استحصالی ٹولے کو جلد ہی الوداع کر دیں گے۔

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ منظور مسیح کے قتل میں بھارتی انٹیلی جنس کا ہاتھ ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان انسانی حقوق کمیشن کے بعد اب مسئلہ کشمیر جنرل اسمبلی میں اٹھانے والا ہے۔ اس لئے بھارت نے مغربی ممالک کے مسیحیوں کو پاکستان کے خلاف کرنے کی کوشش کی ہے۔

○ قومی اسمبلی میں وقفہ سوالات میں جوابات ملنے پر اپوزیشن واک آؤٹ کر گئی۔ لیکن اسلامک فرنٹ کے ارکان موجود رہے۔ سپیکر نے وزراء کو ہدایت کی کہ آئندہ ہر سوال کا بروقت جواب دیا جائے۔ پانچ منٹ کے بعد واک آوٹ ختم کر دیا گیا۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ بے نظیر میری اور مرتضیٰ کی دعاؤں سے وزیر اعظم بنی ہیں۔ ان کی کارکردگی دن بدن بہتر ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا اپوزیشن کو بکنے دو۔ بے نظیر حکومت اپنی مدت پوری کرے گی۔

○ تحریک پاکستان کے رہنما ممتاز احمد خان دولتانہ نے کہا ہے کہ مسلم لیگ کا کوئی دھڑا قائداعظم کی سیاسی وراثت کا دعوئی نہیں کر سکتا۔

○ پاکستان کے سابق نگران وزیر اعظم معین قریشی نے کہا ہے کہ پاکستان کو ایٹمی پروگرام کے کیپ ہونے کی تصدیق کے لئے تیار نہیں ہونا چاہئے۔ ضرورت پڑنے پر فوری طور پر ایٹمی ہتھیار تیار ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا اختلافی معاملات پر بحث غلط ہے قومی امور پر اتفاق رائے مشکل نہیں۔ انہوں نے بتایا کہ حکومت مسائل سے عہدہ برا ہونے کے لئے کوشاں ہے لاء اینڈ آرڈر بہتر بنانے کے لئے پلان تیار ہو گیا ہے۔ انہوں یہ بھی بتایا کہ انہوں نے اسلام آباد میں مکان بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ سپاہ صحابہ پاکستان کے سربراہ مولانا ضیاء الرحمان فاروقی نے کہا ہے کہ نواز شریف سپاہ صحابہ کے ساتھ اپنے رویہ کی معافی مانگ لیں تو ان سے تعاون پر غور کریں گے۔

○ وزیر اعظم پاکستان بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم ایٹمی عدم پھیلاؤ کے معاہدے پر بھارت کے ساتھ مل کر ہی دستخط کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ نواز شریف نے اپنے دور میں سیاست کو کرپشن میں بدل دیا۔

○ سابق نگران وزیر اعظم معین قریشی نے کہا ہے کہ پاکستان کا ایٹمی پروگرام چار سال پہلے کیپ کیا گیا تھا۔ کس نے کیا؟ یہ عوام خود سمجھ لیں۔ انہوں نے بتایا کہ ایٹمی پروگرام کیپ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ پاکستان ایٹمی ہتھیار تیار کرنے کے اقدامات نہیں کرے گا۔

○ سپریم اپیلیٹ کورٹ نے تین افراد کی دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں کاٹنے کی سزا بحال رکھی۔

○ گورنر پنجاب چوہدری الطاف حسین نے کہا ہے کہ سابق حکومت کے بھرتی کئے ہوئے ایک ہزار پولیس اہلکار جرائم میں ملوث رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ جرائم میں ملوث لاہور کے ایک ڈپٹی میئر کا بیٹا اب بھی بطور انسپکٹر کام کر رہا ہے۔ ہم پولیس کو ایسے لوگوں سے پاک کر دیں گے۔

○ کراچی میں امام بارگاہ پر حملے کے الزام میں سپاہ صحابہ کا ایک رہنما گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ سپریم اپیلیٹ کورٹ نے قرار دیا ہے کہ بیوی کو بچوں سمیت قتل کرنے پر موت کی سزا نہیں دی جا سکتی۔ یہ سزا صرف بیوی کو قتل کرنے پر ملے گی۔

ضروری اعلان

○ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ الفضل میں اشتہار شائع کرنے یا اعلان کروانے کیلئے محترم امیر صاحب جماعت مکرم صدر صاحب حلقہ یا مکرم مربی صاحب حلقہ کی تصدیق ضروری ہے۔

(مینیجر)

ڈرمیکسو کریم
بفضل خدا خارش، داد چنبل، اگزیما، پھوڑے، پھنسیاں، زخم، کٹ، جلد جل جانا، کیڑا کاٹ جانا۔ نیز پھلبہری کیلئے بھی مفید ہے
بھٹی ہومیوپیتھک کلینک رحمت بازار۔ دارالیمن: صبح 8 تا 10 بجے صبح 10 تا 1 بجے شام 5 تا 8 بجے

7 CURATIVE SMELLS
سات کیوریٹو خوشبویات
① Digest Curative Smell — ۱- ڈائی جیسٹ کیوریٹو سمیل
② Emergency Curative Smell — ۲- ایمرجنسی کیوریٹو سمیل
③ Fever Curative Smell — ۳- فیور کیوریٹو سمیل
④ Flu Curative Smell — ۴- فلو کیوریٹو سمیل
⑤ Heart Curative Smell — ۵- ہارٹ کیوریٹو سمیل
⑥ Pains Curative Smell — ۶- پینز کیوریٹو سمیل
⑦ Temper Curative Smell — ۷- ٹیمپر کیوریٹو سمیل
قیمت فی سمیل 20 روپے مکمل پیکنگ خوبصورت پرس میں 150 روپے
تفصیلی لٹریچر ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان
فون سیلز: 211283 دفتر: 771 کلینک: 606